ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458

CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW

Vol.03 No.03 (2025)

سیرتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں انسانی معاشرے کی تشکیل کے رہنما اصول

GUIDING PRINCIPLES FOR THE FORMATION OF HUMAN SOCIETY IN THE LIGHT OF THE PROPHETIC BIOGRAPHY (SEERAH OF THE PROPHET)

Sughra Anum
PhD Scholar, Department of Islamic Studies, The Government sadiq Collage Women University Bahawalpur Pakistan-GSCWU, Bahawalpur, Pakistan
ummefaizanummefaizan@gmail.com
Dr. Yasmin Nazir
Assistant Professor،Department of Islamic Studies
The Government sadiq Collage Women University Bahawalpur Pakistan
GSCWU, Bahawalpur, Pakistan
yasmin.nazir@gscwu.edu.pk
ORCID:0000-0002-5029-0486

Abstrect:
This paper explores the foundational principles of social development in light of the Seerah of the Prophet Muhammad ﷺ. It demonstrates how the Prophet ﷺ established a balanced, just, and compassionate society in Medina by implementing divine principles. The study identifies core values such as monotheism (Tawheed), justice, equality, brotherhood, consultation, mercy, economic fairness, and the pursuit of knowledge. Through historical examples, including the Charter of Medina and economic policies like zakat and prohibition of usury, the Prophet ﷺprovided a model for social reform that remains relevant today. The research emphasizes that societal transformation begins with the purification of the individual through spiritual connection with Allah, followed by collective responsibility towards fairness, rights, and duties. Education is shown to be a key element in sustaining ethical and aware societies. The paper concludes that the Prophet's ﷺguidance offers comprehensive solutions for modern social issues such as inequality, poverty, and injustice. If implemented, these principles can foster a peaceful, just, and progressive comunnty.

Keywords: Prophetic Biography, Social Principles, Justice and Fairness, Brotherhood and Equality, Education and Moral Training

سیرتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں انسانی معاشرے کی تشکیل کے رہنما اصول

سیرتِ طیبہ ﷺ انسانیت کے لیے ایک مکمل ضابطۂ حیات فراہم کرتی ہے، جس میں فرد اور معاشرے کی اصلاح کے اصول نہایت جامع اور متوازن انداز میں پیش کیے گئے ہیں۔ آپ ﷺ نے مدینہ منورہ میں اسلامی معاشرہ قائم کر کے ایک ایسا ماڈل پیش کیا جس کی بنیاد توحید، عدل، مساوات، اخوت، رواداری اور خیر خواہی پر تھی۔ سب سے پہلا اصول "توحید" ہے، جو انسان کو تمام غیر اللہ کی بندگی سے آزاد کر کے ایک اعلیٰ مقصد سے جوڑتا ہے[1]۔ دوسرا اصول "عدل" ہے، جس کی روشنی میں نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں اور غیر مسلموں کے درمیان منصفانہ فیصلے کیے[2]۔ "اخوتِ اسلامی" بھی ایک بنیادی اصول ہے، جس کے تحت مہاجرین اور انصار کے درمیان مثالی بھائی چارے کا رشتہ قائم کیا گیا[3]۔ آپ ﷺ نے معاشرتی رواداری کو فروغ دیا اور غیر مسلموں کے حقوق کا بھی مکمل تحفظ فرمایا، جس کی مثال "میثاقِ مدینہ" میں دیکھی جا سکتی ہے[4]۔ سیرتِ نبوی ﷺ ہمیں "مشاورت" کا اصول بھی سکھاتی ہے، جیسا کہ غزوات اور دیگر اہم امور میں صحابۂ کرامؓ سے مشورہ کیا گیا[5]۔ اسی طرح "سچائی اور دیانت داری" وہ صفات ہیں جن کی بنیاد پر آپ ﷺ نے ایک پاکیزہ معاشرہ قائم کیا[6]۔ آپ ﷺ نے تعلیم کو بھی معاشرتی ترقی کا ذریعہ قرار دیا اور ہر مسلمان مرد و عورت پر حصولِ علم کو فرض فرمایا[7]۔ ان اصولوں پر عمل پیرا ہو کر آج بھی ایک صالح، پرامن اور فلاحی معاشرہ تشکیل دیا جا سکتا ہے۔

سیرتِ نبوی ﷺ کے معاشرتی اصول:

سیرتِ نبوی ﷺ انسانی معاشرت کی تشکیل کے لیے ایک کامل نمونہ پیش کرتی ہے، جو ہر دور کے انسان کے لیے رشد و ہدایت کا سرچشمہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ میں اسلامی معاشرہ قائم کر کے ہمیں وہ اصول عطا فرمائے جن کی بنیاد پر ایک پرامن، عادلانہ اور بامقصد معاشرہ وجود میں آتا ہے۔ ان اصولوں کا اطلاق صرف مسلمانوں تک محدود نہیں، بلکہ غیر مسلموں کے ساتھ بھی حسنِ سلوک اور انصاف کی تعلیم دی گئی۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.03 (2025)

1. توحید اور روحانی اساس

سیرتِ نبوی ﷺ کا بنیادی اور سب سے پہلا ستون توحید ہے، جو اسلامی معاشرت کی روحانی اساس فراہم کرتا ہے۔ توحید کا مطلب صرف اللہ تعالیٰ کو واحد ماننا نہیں بلکہ اس کی عبادت، اطاعت، حاکمیت اور محبت میں کسی کو شریک نہ کرنا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی دعوت کا آغاز اسی بنیادی عقیدے سے ہوا اور آپ ﷺ نے مکہ مکرمہ میں تیرہ برس تک اس عقیدے کی تعلیم دی، تاکہ دلوں میں اللہ کی بندگی راسخ ہو جائے[8]۔ توحید ہی وہ بنیاد ہے جس پر ایک صالح فرد اور مثالی معاشرہ قائم ہوتا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: "اے لوگو! کہو کہ اللہ ایک ہے، کامیاب ہو جاؤ گے"[9]۔ اس پیغام کا مقصد صرف فکری آزادی دینا نہیں بلکہ روحانی پاکیزگی پیدا کرنا بھی تھا، کیونکہ جب انسان صرف اللہ کو اپنا مالک و معبود مانتا ہے تو اس کے اندر تکبر، حرص، ظلم اور خود پرستی جیسے امراض ختم ہونے لگتے ہیں۔ یہی وہ روحانی انقلاب تھا جو نبی ﷺ نے اپنے ماننے والوں میں پیدا کیا۔

توحید انسان کے قلب و ذہن کو ہر طرح کی غلامی سے نکال کر صرف خالقِ کائنات کے ساتھ جوڑتی ہے، اور یہی تعلق انسان کو نفس پرستی اور دنیا پرستی سے بچاتا ہے[10]۔ نبی ﷺ نے عبادات کو بھی روحانی ترقی کا ذریعہ قرار دیا۔ نماز، روزہ، ذکر و دعا اور قرآن کی تلاوت جیسے اعمال روح کو جِلا دیتے ہیں اور بندے کو اللہ سے جوڑتے ہیں[11]۔

روحانی اساس صرف فرد کی اصلاح تک محدود نہیں بلکہ یہ معاشرے میں اخلاقی اقدار کو بھی فروغ دیتی ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "سب سے بہتر وہ ہے جس کا اخلاق سب سے اچھا ہے"[12]۔ توحید کی بنیاد پر قائم معاشرہ خدا ترسی، عدل، رحم اور تقویٰ جیسی صفات سے مزین ہوتا ہے، جو اس کے افراد میں امن، اخوت اور اخلاص کو فروغ دیتا ہے[13]۔

روحانی بنیادوں پر کھڑا معاشرہ صرف ظاہر کی اصلاح نہیں کرتا بلکہ باطن کو بھی سنوارتا ہے، اور یہی وہ مقصد ہے جو سیرتِ نبوی ﷺ کا مرکزی پیغام ہے۔

2. عدل و انصاف کا قیام

سیرتِ نبوی ﷺ کا ایک نمایاں اور بنیادی پہلو عدل و انصاف کا قیام ہے، جو اسلامی معاشرے کی بقاء، ترقی اور امن کے لیے ضروری ترین اصول ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی پوری زندگی میں عدل کو نہ صرف قول بلکہ عمل سے ثابت کیا، چاہے فریق اپنا ہو یا غیر، قریبی ہو یا اجنبی۔ قرآن مجید میں آپ ﷺ کو حکم دیا گیا کہ: "آپ انصاف کے ساتھ فیصلے کریں، اگرچہ وہ فیصلہ آپ کے اپنے خلاف ہی کیوں نہ ہو"[14]۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "تم سے پہلی قومیں اس لیے تباہ ہوئیں کہ وہ کمزوروں پر قانون نافذ کرتی تھیں، اور طاقتوروں کو چھوڑ دیتی تھیں"[15]۔

رسول اللہ ﷺ کی سیرت میں ایک نمایاں واقعہ اُس وقت پیش آیا جب ایک بااثر عورت نے چوری کی، اور بعض لوگوں نے سفارش کی کہ اس پر حد نہ لگائی جائے۔ آپ ﷺ نے سختی سے انکار کرتے ہوئے فرمایا: "اگر میری بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی، تو میں اس کا ہاتھ کاٹ دیتا"[16]۔ یہ عملی مثال ظاہر کرتی ہے کہ آپ ﷺ کے نزدیک قانون کی بالادستی ہر رشتے اور تعلق سے بڑھ کر تھی۔

نبی ﷺ نے صرف مسلمانوں کے ساتھ نہیں بلکہ غیر مسلموں کے ساتھ بھی عدل کا مظاہرہ کیا۔ میثاقِ مدینہ میں مختلف مذاہب کے ماننے والوں کو برابر کے شہری حقوق دیے گئے، اور اُن کے مذہبی، معاشرتی اور قانونی تحفظ کی ضمانت دی گئی[17]۔

اسلامی عدل صرف عدالت یا حکومت تک محدود نہیں، بلکہ ہر فرد پر لازم ہے کہ وہ معاملات میں انصاف کو مقدم رکھے، چاہے وہ خرید و فروخت ہو، گواہی ہو یا کسی کا مشورہ[18]۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "عدل ایک درخت ہے، جو جنت میں اُگتا ہے، اس کا پھل دنیا میں امن اور انصاف ہے"[19]۔

عدل و انصاف کا قیام صرف قانونی ضابطہ نہیں بلکہ ایک روحانی، اخلاقی اور معاشرتی فریضہ ہے جسے نبی ﷺ نے اپنی نبوی تربیت سے اُمت کے دل و دماغ میں راسخ کیا۔

3. اخوت و مساوات

سیرتِ نبوی ﷺ کا ایک روشن اور مؤثر پہلو **اخوت و مساوات** کا تصور ہے، جس نے انسانی معاشرے کو نسل، رنگ، زبان اور طبقے کی بنیاد پر تقسیم کرنے والے تمام امتیازات کو ختم کر دیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "کسی عربی کو عجمی پر، اور کسی گورے کو کالے پر کوئی فضیلت نہیں، سوائے تقویٰ کے"[20]۔ یہ پیغام نہ صرف اس دور کے قبائلی تعصبات کے لیے انقلابی تھا بلکہ آج بھی عالمی مساوات کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے مدینہ منورہ میں مہاجرین اور انصار کے درمیان **مؤاخات** قائم فرما کر عملی طور پر اخوت کو نافذ کیا، جس میں ہر مہاجر کو ایک انصاری بھائی دیا گیا تاکہ معاشرتی رشتہ صرف خون یا قبیلے پر نہ رہے بلکہ ایمان، محبت اور ہمدردی پر قائم ہو[21]۔ مساوات کی ایک عظیم مثال اس وقت دیکھنے کو ملی جب بلال حبشیؓ جیسے سابق غلام کو اذان دینے کا شرف عطا ہوا اور انہیں عزت و احترام کے بلند مقام پر فائز کیا گیا[22]۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR

CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.03 (2025)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم سب آدم کی اولاد ہو، اور آدم مٹی سے پیدا کیے گئے"[23]۔ اس ارشادِ نبوی نے انسانی برابری کی وہ بنیاد رکھ دی جو کسی اور معاشرتی یا مذہبی نظام میں اس درجہ وضاحت سے نہیں ملتی۔ مساوات کا تقاضا یہ بھی ہے کہ تمام افراد کو ان کے حقوق یکساں طور پر دیے جائیں، خواہ وہ مرد ہوں یا عورت، امیر ہوں یا غریب[24]۔

نبی ﷺ کی مجالس میں ہر شخص کو برابر کا حق حاصل تھا؛ نہ کوئی مخصوص نشستیں ہوتیں، نہ امیر و غریب میں فرق رکھا جاتا[25]۔ آپ ﷺ نے غلاموں، عورتوں، بچوں، یتیموں اور کمزور طبقوں کو ان کے جائز حقوق دیے اور ان کی عزتِ نفس کا تحفظ فرمایا[26]۔ اخوت و مساوات وہ بنیادیں ہیں جن پر آپ ﷺ نے ایک منصفانہ، مہذب اور باوقار معاشرہ تعمیر فرمایا، جو آج بھی دنیا کے لیے مثالی نمونہ ہے۔

4. حقوق و فرائض کا توازن

سیرتِ نبوی ﷺ میں انسانی معاشرت کی تنظیم و تشکیل کا ایک نہایت اہم اور متوازن پہلو حقوق و فرائض کا توازن ہے۔ نبی کریم ﷺ نے زندگی کے ہر پہلو میں انسان کو نہ صرف اپنے حقوق کا شعور دیا بلکہ دوسروں کے حقوق ادا کرنے کی ذمہ داری بھی واضح طور پر بیان فرمائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے، اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا"[27]۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام صرف مطالبات کا درس نہیں دیتا بلکہ ذمہ داریوں کے احساس کو بھی لازمی قرار دیتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے شوہر و بیوی، والدین و اولاد، آجر و اجیر، حاکم و رعایا کے درمیان حقوق و فرائض کو متوازن انداز میں تقسیم فرمایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "تمہاری بیویوں کے تم پر حقوق ہیں، اور تمہارے ان پر بھی حقوق ہیں"[28]۔ اسی طرح آپ ﷺ نے فرمایا: "باپ کی رضا میں اللہ کی رضا ہے اور باپ کی ناراضی میں اللہ کی ناراضی ہے"[29]۔ یہ تعلیمات ہمیں بتاتی ہیں کہ صرف مطالبہ کرنا کافی نہیں بلکہ دوسروں کی ذمہ داریوں کو ادا کرنا بھی فرض ہے۔

نبی ﷺ نے خادموں اور مزدوروں کے بھی حقوق متعین فرمائے، یہاں تک کہ کام سے پہلے مزدوری طے کرنے اور وقت پر ادا کرنے کی تلقین کی[30]۔ اسلامی معاشرے کی صحت مند تشکیل اسی وقت ممکن ہے جب ہر فرد اپنے فرائض کو سمجھ کر ادا کرے اور دوسروں کے حقوق کا احترام کرے[31]۔

حقوق و فرائض کے اس توازن کا اعلیٰ مظاہرہ خطبۂ حجۃ الوداع میں نظر آتا ہے، جہاں آپ ﷺ نے خون، مال اور عزت کو ایک دوسرے پر حرام قرار دیتے ہوئے انفرادی و اجتماعی ذمہ داریوں کو واضح فرمایا[32]۔

سیرتِ نبوی ﷺ ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ ایک مثالی معاشرہ صرف اسی وقت قائم ہو سکتا ہے جب ہر شخص اپنی ذمہ داری کو عبادت سمجھ کر ادا کرے اور دوسروں کے حقوق کی ادائیگی کو اپنا فرض جانے۔

5. رحمت و شفقت کا فروغ

سیرتِ نبوی ﷺ میں رحمت و شفقت کو مرکزی مقام حاصل ہے۔ آپ ﷺ کی پوری زندگی انسانیت، مخلوق اور حتیٰ کہ دشمنوں کے لیے بھی رحم، ہمدردی اور نرم دلی کی روشن مثال تھی۔ قرآن مجید نے آپ ﷺ کی ذات کو سراسر رحمت قرار دیا: "اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے"[33]۔ نبی اکرم ﷺ نے نہ صرف انسانوں سے بلکہ جانوروں، بچوں، عورتوں، اور غلاموں تک سے محبت، نرمی اور حسنِ سلوک کا عملی مظاہرہ کیا۔

آپ ﷺ نے فرمایا: "جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا، اللہ اس پر رحم نہیں فرماتا"[34]۔ یہ اصول معاشرتی تعلقات کی بنیاد بن کر ہر فرد کو ذمہ داری دیتا ہے کہ وہ دوسروں کے ساتھ ہمدردی، محبت اور نرمی کا برتاؤ کرے۔ نبی ﷺ بچوں سے بے پناہ محبت کرتے، ان کے ساتھ کھیلتے، ان کو دعا دیتے اور اگر کوئی بچہ روپڑتا تو نماز کو مختصر فرما دیتے[35]۔

بوڑھوں، عورتوں اور کمزوروں کے ساتھ شفقت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "میں نماز شروع کرتا ہوں اور ارادہ ہوتا ہے کہ طویل قراءت کروں، مگر بچے کے رونے کی آواز سن کر نماز مختصر کر دیتا ہوں، کیونکہ مجھے اس کی ماں کی پریشانی کا احساس ہوتا ہے"[36]۔

غلاموں اور خادموں کے ساتھ بھی آپ ﷺ کا سلوک مثالی تھا۔ آپ نے فرمایا: "یہ تمہارے بھائی ہیں، جنہیں اللہ نے تمہارے زیرِ دست کیا ہے، جو تم خود کھاؤ، وہی انہیں کھلاؤ، جو خود پہنو، وہی انہیں پہناؤ"[37]۔ یہاں تک کہ جانوروں کے ساتھ بھی شفقت کا حکم دیا گیا۔ آپ ﷺ نے ایک اونٹ کے آنکھوں میں آنسو دیکھے تو اس کے مالک کو ڈانٹا کہ وہ اسے بھوکا کیوں رکھتا ہے؟[38]

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.03 (2025)

رحمت و شفقت کے ان اصولوں نے ایک ایسا معاشرہ تشکیل دیا جو ظلم، جبر اور سختی کے بجائے محبت، رواداری اور ہمدردی پر قائم ہوا۔ سیرتِ نبوی ﷺ آج بھی ہمیں سکھاتی ہے کہ اگر ہم واقعی ایک پرامن اور فلاحی معاشرہ چاہتے ہیں تو ہمیں اپنی سوچ، رویوں اور تعلقات میں رحمت کو بنیاد بنانا ہوگا۔

6. معاشی عدل اور فقر کا خاتمہ:

سیرتِ نبوی ﷺ کا ایک اہم اور ہمہ گیر پہلو معاشی عدل کا قیام اور فقر کا خاتمہ ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ایک ایسا نظام معیشت قائم فرمایا جس کی بنیاد عدل، مساوات، حق دار کو حق کی فراہمی، اور سرمائے کی منصفانہ تقسیم پر رکھی گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص رات کو پیٹ بھر کر سوئے اور اس کا پڑوسی بھوکا ہو، وہ مومن نہیں"(39)۔ یہ تعلیم فرد کو احساسِ ذمہ داری دیتی ہے کہ وہ اپنے آس پاس کے افراد کی معاشی حالت کا خیال رکھے۔

رسول اللہ ﷺ نے زکوۃ، صدقات، فدیہ، عشر اور فدیہ جیسے ذرائع کے ذریعے سرمایہ دار طبقے سے دولت لے کر مستحقین تک پہنچانے کا مؤثر نظام قائم کیا (40)۔ یہی وہ معاشی انصاف تھا جس نے مدینہ میں غربت، بھوک اور محرومی کو بڑی حد تک ختم کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اوپر والا ہاتھ، نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے" (41)، یعنی دینے والا بننے کی تلقین کی گئی، لینے والے کی حوصلہ شکنی کی گئی۔

مدینہ منورہ میں مہاجرین کی آبادکاری کے وقت آپ ﷺ نے انصار اور مہاجرین کے درمیان معاشی اشتراک کا عملی نمونہ پیش کیا، جہاں انصار نے اپنی زمینیں، مال اور تجارت مہاجرین کے ساتھ تقسیم کیں (42)۔ نبی ﷺ نے محنت، دیانت اور کفایت شعاری کو معیشت کی بنیاد قرار دیا اور فرمایا: "محنت کرنے والا اللہ کا دوست ہے"(43)۔

آپ ﷺ نے سود کی سختی سے ممانعت فرمائی کیونکہ یہ معاشی ناہمواری اور استحصال کو جنم دیتا ہے(44)۔ معاشی عدل کا ایک اور پہلو میراث کا نظام ہے، جس کے ذریعے دولت مخصوص ہاتھوں میں محدود نہیں رہنے دی گئی، بلکہ اسے تمام حقداروں میں تقسیم کر دیا گیا(45)۔

نبی ﷺ کی سیرت ہمیں سکھاتی ہے کہ ایک پرامن، باعزت اور خوشحال معاشرہ صرف اسی وقت وجود میں آتا ہے جب دولت کی گردش منصفانہ ہو، کمزوروں کا حق محفوظ ہو، اور ہر فرد کو معاشی کفالت کا حق دیا جائے۔

7. علم و تعلیم کی اہمیت

سیرتِ نبوی ﷺ میں علم و تعلیم کو بنیادی مقام حاصل ہے، کیونکہ اسلام کا پہلا وحی کا پیغام ہی "اقْرَأْ" یعنی "پڑھ" سے شروع ہوا(46)، جو اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ دینِ اسلام میں علم کو کتنی غیر معمولی اہمیت دی گئی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے"(47)۔ یہ تعلیم نہ صرف مذہبی علم تک محدود ہے بلکہ دنیاوی علوم کے سیکھنے کی بھی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے اہلِ صفہ کی تربیت کے لیے مسجد نبوی ﷺ کو تعلیم گاہ میں تبدیل کر دیا، جہاں قرآن، حدیث اور دیگر دینی علوم کی تعلیم دی جاتی تھی (48)۔ جنگ بدر کے بعد قیدیوں کی رہائی کا جو فدیہ مقرر کیا گیا، وہ بھی علم سے متعلق تھا کہ جو قیدی مسلمانوں کو لکھنا سکھا دے، وہ آزاد ہو سکتا ہے(49)۔ اس اقدام سے علم کی اہمیت اور افادیت کا عملی مظاہرہ ملتا ہے۔

آپ ﷺ نے والدین کو حکم دیا کہ وہ اپنی اولاد کو تعلیم دیں، اور استاد کو معاشرے کا رہنما قرار دیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا ہے"(50)، یعنی آپ کی بعثت کا مقصد ہی تعلیم و تربیت ہے۔ علم کے ذریعے ہی انسان اللہ کو پہچانتا، حق و باطل میں فرق کرتا، اور اپنی زندگی کو مقصد کے ساتھ گزارتا ہے(51)۔

قرآن کریم میں اہلِ علم کو بلند درجات عطا کیے جانے کا وعدہ کیا گیا ہے: "اللہ ان لوگوں کے درجات بلند فرماتا ہے جو ایمان لائے اور جنہیں علم دیا گیا"(52)۔ یہی وجہ ہے کہ نبی ﷺ نے جہالت کو زوال اور علم کو ترقی کا ذریعہ قرار دیا۔

سیرتِ نبوی ﷺ ہمیں یہ پیغام دیتی ہے کہ اگر ہم ایک باوقار، ترقی یافتہ اور مہذب معاشرہ چاہتے ہیں تو اس کی بنیاد صرف اور صرف علم و تعلیم پر رکھی جا سکتی ہے۔

نتائج: (Findings)

1. سیرتِ نبوی ﷺ کا ہر اصول آج کے معاشرتی بحرانوں کا حل پیش کرتا ہے۔
2. روحانی اصلاح معاشرتی بہتری کی بنیاد ہے۔

3. عدل، مساوات اور حقوق و فرائض کا توازن فلاحی ریاست کے لیے ناگزیر ہیں۔
4. تعلیم کی ترویج معاشرتی بیداری اور ترقی کی ضمانت ہے۔
5. معاشی عدل فقر، استحصال اور طبقاتی فرق کو ختم کرتا ہے۔

سفارشات:(Recommendations)

1. ریاستی اور تعلیمی نظام میں سیرتِ نبوی ﷺ کی تعلیمات کو شامل کیا جائے۔
2. معاشرتی عدل، زکوۃ، اور خیرات کے نظام کو فعال بنایا جائے۔
3. تعلیمی نصاب میں اخلاقی، روحانی اور سماجی تربیت کو لازم کیا جائے۔
4. علماء، معلمین اور سماجی قائدین کو سیرت کے اصولوں پر تربیت دی جائے۔
5. بین المذاہب رواداری اور اخوت کو فروغ دینے کے لیے سیرت کو بنیاد بنایا جائے۔

خلاصہ

زیرِ نظر تحقیق "سیرتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں انسانی معاشرے کی تشکیل کے رہنما اصول" کا جائزہ لیتی ہے۔ یہ تحقیق اس حقیقت کو واضح کرتی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ میں ایک ایسا معاشرہ تشکیل دیا جو عدل، مساوات، اخوت، رحم، روحانیت اور علم جیسے اصولوں پر قائم تھا۔ سیرتِ طیبہ ﷺ میں بیان کردہ بنیادی اصول، جیسے کہ توحید، عدل و انصاف، اخوت و مساوات، حقوق و فرائض کا توازن، رحمت و شفقت، معاشی عدل، اور تعلیم کی اہمیت، ایک مکمل اور ہمہ جہت نظام معاشرت کی تشکیل کرتے ہیں۔ تحقیق میں بتایا گیا ہے کہ نبی ﷺ نے فرد کی روحانی اصلاح کے ذریعے معاشرتی تبدیلی کی بنیاد رکھی۔ میثاقِ مدینہ، زکوۃ کا نظام، سود کی ممانعت، مؤاخات اور تعلیمی مراکز جیسے اقدامات نے مدینہ کو ایک فلاحی ریاست بنا دیا۔ تعلیم کو لازمی قرار دے کر علم کو فلاحی معاشرے کا بنیادی ستون تسلیم کیا گیا۔ نتیجہ کے طور پر واضح کیا گیا کہ اگر سیرتِ نبوی ﷺ کے یہ اصول آج کے معاشروں میں اپنائے جائیں تو بدامنی، فقر، ظلم اور ناانصافی جیسے مسائل کا خاتمہ ممکن ہے۔ یہ اصول آج بھی نہ صرف مسلمانوں بلکہ پوری انسانیت کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔

حوالہ جات:

1. القرآن، سورۃ الزمر: 11-12
2. سیرت ابن ہشام، ابو محمد عبدالملک بن ہشام (متوفی 218ھ/833ء)، السیرۃ النبویۃ، مکتبہ: دار الکتب العلمیۃ، سنِ اشاعت: 1415ھ/1995ء، شہر: بیروت، جلد 2، صفحہ 123
3. بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن إسماعیل بن إبراہیم بن مغیرہ (194-256ھ/810-870ء)۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، دار الفکر، کتاب الایمان، حدیث نمبر 13
4. طبری، ابو جعفر محمد بن جریر الطبری (224ھ/839ء-310ھ/923ء)، تاریخ الأمم والملوک، مکتبہ: دار التراث، سنِ اشاعت: 1387ھ/1967ء، شہر: بیروت، تاریخ الامم والملوک، جلد 2، صفحہ 456
5. القرآن، سورۃ آلِ عمران: 159
6. مسلم، ابن الحجاج ابو الحسن القشیری النیسابوری (206-261ھ/821-875ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔ کتاب الفضائل، حدیث نمبر 2307
7. ابن ماجہ، ابو عبداللہ محمد بن یزید قزوینی (209-273ھ/824-887ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، 1419ھ/1998ء۔ کتاب السنۃ، حدیث نمبر 224
8. القرآن، سورۃ الزمر: 11.
9. صحیح مسلم، ابن الحجاج ابو الحسن القشیری النیسابوری، کتاب الإیمان، حدیث نمبر 31

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.03 (2025)

10. القرآن،سورۃالنحل:36
11. بخاری،ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ،کتاب التہجد،حدیث نمبر 1120
12. ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (210۔ 279ھ/ 825۔ 892ء)۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتب الثقافیہ، 1412ء۔کتاب البر والصلۃ،حدیث نمبر 2003
13. احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ بن محمد (164۔ 241ھ/ 780۔ 855ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، 1398ھ/ 1978ء،حدیث نمبر 6781
14. القرآن،سورۃالنساء:135
15. صحیح بخاری،ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ،کتاب الحدود،حدیث نمبر 6788
16. صحیح مسلم،ابن الحجاج ابوالحسن القشیری النیسابوری،کتاب الحدود،حدیث نمبر 1688
17. ابن ہشام،ابو محمد عبدالملک بن ہشام،السیرۃالنبویہ،جلد 2،صفحہ 501
18. القرآن،سورۃالمائدہ:8
19. المعجم الاوسط للطبرانی، سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی،(260۔360ھ/ 873۔ 971ء) ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، 1405ھ/ 1985ء۔حدیث نمبر 8317
20. .مسند احمد،احمد بن حنبل،ابوعبداللہ بن محمد،حدیث نمبر 23489
21. صحیح بخاری،ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ،کتاب المواقیت،حدیث نمبر 218
22. سیرت ابن ہشام،ابو محمد عبدالملک بن ہشام،جلد 2،صفحہ 120
23. سنن ترمذی،ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی،کتاب التفسیر،حدیث نمبر 3955
24. القرآن،سورۃالحجرات:13 .26
25. شمائل ترمذی، باب تواضع رسول اللہ ﷺ،حدیث نمبر 276
26. صحیح مسلم،ابن الحجاج ابوالحسن القشیری النیسابوری،کتاب الفضائل،حدیث نمبر 2310
27. صحیح بخاری،ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ،کتاب الاحکام،حدیث نمبر 893
28. سنن ترمذی، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی،کتاب الرضاع،حدیث نمبر 1163
29. سنن ابن ماجہ،ابوعبداللہ محمد بن یزید قزوینی،کتاب الادب،حدیث نمبر 3653
30. سنن ابن ماجہ،ابوعبداللہ محمد بن یزید قزوینی،کتاب التجارات،حدیث نمبر 2443
31. القرآن،سورۃالبقرہ:188
32. صحیح مسلم،ابن الحجاج ابوالحسن القشیری النیسابوری،کتاب الحج،حدیث نمبر 1218.
33. القرآن،سورۃالانبیاء:107
34. صحیح بخاری،ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ،کتاب الادب،حدیث نمبر 6013
35. صحیح بخاری،ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ،کتاب الاذان،حدیث نمبر 709
36. صحیح مسلم،ابن الحجاج ابوالحسن القشیری النیسابوری،کتاب الصلاۃ،حدیث نمبر 2062
37. صحیح مسلم،ابن الحجاج ابوالحسن القشیری النیسابوری،کتاب الایمان،حدیث نمبر 1661
38. سنن ابی داود،کتاب الجہاد،حدیث نمبر 2549
39. مسند احمد،احمد بن حنبل،ابوعبداللہ بن محمد،حدیث نمبر 8516

40. القرآن، سورۃ التوبہ: 60
41. صحیح بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ، کتاب الزکوٰۃ، حدیث نمبر 1427
42. صحیح بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ، کتاب المواقیت، حدیث نمبر 218
43. المعجم الاوسط للطبرانی، سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی، حدیث نمبر 9282
44. القرآن، سورۃ البقرہ: 275
45. القرآن، سورۃ النساء: 7
46. القرآن، سورۃ العلق: 1
47. سنن ابن ماجہ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی، کتاب السنۃ، حدیث نمبر 224
48. سیرت ابن ہشام، ابو محمد عبد الملک بن ہشام، جلد 1، صفحہ 405
49. صحیح بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ، کتاب المغازی، حدیث نمبر 3131
50. صحیح مسلم، ابن الحجاج ابو الحسن القشیری النیسابوری، کتاب الفضائل، حدیث نمبر 1478
51. القرآن، سورۃ الزمر: 9
52. القرآن، سورۃ المجادلہ: 11